رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL,QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۹ ششماہی ۵ سہ ماہی ۳

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان ۱۸

جلد ۲۵ | مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۷ اگست ۱۹۳۷ء | نمبر ۱۹۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کو بے چینی کی شکایت ہے ۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت بفضل خدا اچھی ہے ۔

افسوس ہے شیخ غلام حسن صاحب ریڈر سشن جج امرتسر کی اہلیہ صاحبہ فوت ہو گئیں ۔ ۱۴ اگست کو ان کی نعش بذریعہ لاری قادیان لائی گئی ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور مرحومہ بوجہ موصیہ نہ ہونے کے عام قبرستان میں دفن کی گئیں ۔ احباب دعائے مغفرت کریں

۱۴ اگست ۔ احمدیہ سپورٹس کلب قادیان اور بٹالہ سٹی کلب کے درمیان ہاکی کا میچ ہوا جس میں احمدیہ سپورٹس کلب پانچ گول سے جیت گیا ۔

آج صبح ۸ بجے حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بابو غلام حیدر صاحب متوطن گوجرانوالہ کے مکان واقعہ محلہ دارالرحمت کی بنیاد رکھی ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ کے پیاروں کے مقابلہ میں دشمنان دین کی فتنہ پردازی کی حقیقت

"ہر ایک مومن اور پاک باطن اپنے ذاتی تجربہ سے اس بات کا گواہ ہے ۔ کہ جو لوگ صدق دل سے اپنے مولیٰ کریم جل شانہ سے کامل وفاداری اختیار کرتے ہیں ۔ وہ اپنے ایمان اور صبر کے اندازہ پر مصیبتوں میں ڈالے جاتے ہیں ۔ اور سخت آزمائشوں میں مبتلا ہوتے ہیں ان کو بد باطن لوگوں سے کچھ رنج دہ باتیں سننی پڑتی ہیں ۔ اور انواع و اقسام کی مصائب و شدائد کو اٹھانا پڑتا ہے ۔ اور نااہل لوگ طرح طرح کے منصوبے اور رنگا رنگ کے بہتان ان کے حق میں باندھتے ہیں ۔ اور ان کے نابود کرنے کی فکر میں لگے رہتے ہیں ۔ یہی عادت اللہ ان لوگوں سے جاری ہے ۔ جن پر اس کی نظر عنایت ہے ۔ غرض جو اس کی نگاہ میں راستباز اور صادق ہیں ۔ وہ ہمیشہ جاہلوں کی زبان اور ہاتھ سے تکلیفیں اٹھاتے چلے آئے ہیں سو چونکہ سنت اللہ قدیم سے یہی ہے اس لئے اگر ہم بھی خویش و بیگانہ سے کچھ آزار اٹھائیں ۔ تو ہمیں شکر بجا لانا چاہیئے ۔ اور خوش ہونا چاہیئے ۔ کہ ہم اس محبوب حقیقی کی نظر میں اس لائق ٹھہرے ۔ کہ اس کی راہ میں دکھ دیئے جائیں اور ستائے جائیں ۔ سو اس طرح پر دکھ اٹھانا تو ہماری عین سعادت ہے ۔ لیکن جب ہم دوسری طرف دیکھتے ہیں ۔ کہ بعض دشمنان دین اپنی افترا پردازی سے صرف ہماری ایذا رسانی پر کفایت نہیں کرتے ۔ بلکہ بے تمیز اور بے خبر لوگوں کو فتنہ میں ڈالتے ہیں ۔ تو اس صورت میں ہم اپنے نفس پر واجب سمجھتے ہیں ۔ کہ حتی الوسع ان ناواقف لوگوں کو فتنہ سے بچائیں " (اشتہار محک اخیار و اشرار)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

گیانی واحد حسین صاحب کو اطلاع

گیانی صاحب جس جگہ ہوں جلد تر قادیان پہونچ جائیں ان کی فوری ضرورت ہے ۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

شکریہ

جن بزرگوں اور احباب نے میری بیماری کے ایام میں خود تشریف لاکر یا بذریعہ خطوط بیمار پرسی کی تکلیف گوارا فرمائی ۔ اور میری صحت کے لئے دعا فرماتے رہے ان کا میں تہ دل سے شکرگزار ہوں اور ان کی ہمدردی تمام عمر یاد رکھونگا خدا تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے میں خدا تعالےٰ کے فضل سے اب پوری طرح صحت یاب ہوگیا ہوں ۔ خاکسار غلام محمد سٹاف وارڈن لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) میرا بچہ سخت بیمار ہے ۔ دوست شفایابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ خاکسار بہادر علی راجپورہ (۲) بندہ کا لڑکا عزیزی غلام احمد تپ میعادی سے اور بندہ کا پوتا عزیزی منیر احمد بخار سے بیمار ہیں احباب درد دل سے دعا فرمائیں ۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان کو کلی صحت بخشے ۔ خاکسار با غدین نائب ذیلدار چک $\frac{۳۰}{۱۱}$ ضلع منٹگمری (۳) میری والدہ سخت بیمار ہے احباب دعا فرمائیں خدا تعالےٰ صحت عطا فرمائے مظفر خان از کوٹ باجوہ

دعائے مغفرت

(۱) ۱۱ اگست ۱۹۳۷ء بروز بدھ بندہ کے والد بزرگوار اس جہان سے رحلت کر گئے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ مرحوم نہایت متقی اور پرہیزگار آدمی تھے ۔ خاندان نبوت سے ایک قسم کا عشق رکھتے تھے ۔ خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے خاص عقیدت تھی ۔ نیز تبلیغ سلسلہ کا ان کو ہر وقت خیال رہتا تھا ۔ نہایت جوش سے تبلیغ کیا کرتے تھے مخلصین سلسلہ عالیہ احمدیہ مرحوم کے لئے درد دل سے فی سبیل اللہ دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار عنایت اللہ احمدی سکنہ ٹھٹہ شمسہ ضلع گوجرانوالہ (۲) بھائی سید ظہیر الحق صاحب کی لڑکی عزیزی حامدہ ایک لمبی مدت تک تپ دق کے مرض میں مبتلا رہنے کے بعد وفات پاگئی ہے ۔ والدین کو اس کی وفات پر سخت صدمہ ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم انہیں صبر جمیل عطا فرمائے اور نعم البدل عطا کرے ۔ خاکسار رسید حمید الدین از جمشید پور (۳) حکیم عبدالرزاق صاحب تقریباً ۷ ماہ بیمار رہ کر بعمر ۶۵ سال ۲ اگست فوت ہوگئے ۔ مرحوم نہایت مخلص اور پرانے احمدی تھے احباب دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار غلام قادر شرق بنگلور (۴) کپتان اللہ داد خان صاحب احمدی مجسٹریٹ درجہ دوم کھاریاں ایک لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۹ اگست انتقال کر گئے ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ۔ خاکسار فضل الٰہی از کھاریاں (۵) عنایت علی صاحب خلف چودہری محمد خاں صاحب نمبردار شیخ پور ضلع گجرات ۱۰ اگست بعارضہ سل وفات پاگئے ۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں ۔ خاکسار محمد صادق شیخ پور (۶) میری بچی فوت ہوگئی ہے ۔ اس سے قبل دو بچے فوت ہو چکے ہیں ۔ احباب دعائے نعم البدل فرمائیں خاکسار محمد شریف ٹیلیفون آپریٹر فیروزپور

ولادت

۹ اگست مولوی دوست محمد صاحب تاجر چرم کے ہاں لڑکا تولد ہوا ۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے ۔ خاکسار رسید بدرالدین احمد از کلکتہ (۲) خاکسار کے ہاں ۲۰ جون لڑکا تولد ہوا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے منیر احمد نام تجویز فرمایا ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ عمر دراز کرے اور خادم دین بنائے ۔ خاکسار بشیر احمد بی ۔ ایس سی جمشید پور

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۴ اگست ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے ۔

۱۰۰۱	ولی محمد صاحب ضلع منٹگمری	۱۰۰۶	سردار خانم صاحبہ ضلع کانگڑہ
۱۰۰۲	سردار صاحب " سیالکوٹ	۱۰۰۷	مرزا خورشید بیگ صاحب شملہ
۱۰۰۳	غلام رسول صاحب "	۱۰۰۸	سبحانی صاحبہ ضلع آگرہ
۱۰۰۴	شیخ امام الدین صاحب ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰۹	بشیرن صاحبہ "
۱۰۰۵	شاہ محمد صاحب " لدھیانہ	۱۰۱۰	بہادر خان صاحب "

دردمندانہ التجا

از جناب مولوی برکت علی صاحب لائق لدھیانہ

الٰہی دردِ دل دے درد میں سوزِ نہاں بھر دے
مری بیتابیوں سے ہاں فضائے دو جہاں بھر دے

کلیجہ تھام لے رازِ آشنائے رازِ خاموشی
کسی کی بے زبانی میں وہ لطفِ داستاں بھر دے

ستمگر! ہر بُنِ مو سے صدا فریاد کی نکلے
مری خاموشیوں میں سر بسر طرزِ فغاں بھر دے

بہت بے تاب یہ دو چار تنکے آشیاں کے ہیں
گلوں کی مسکراہٹ میں الٰہی بجلیاں بھر دے

دلِ مضطر کی دنیا کا تماشہ دیکھنے والے
مرے ہر سانس میں بیتابئِ برق طپاں بھر دے

بہا خونِ تمنا توڑ دے انگور زخموں کے
میں صدقے دل کے ساغر میں شرابِ ارغواں بھر دے

فنا محمود میں ہو کر کوئی محمود بن جائے
ادائے ناز میں یا رب ایازی شوخیاں بھر دے

تجلی طور کی پیدا ہو یا رب جس کے جلووں میں
مرے دل میں وہ حُبِّ تاجدارِ قادیاں بھر دے

مجھے ہر چیز دنیا کی نظر مخمور آتی ہو!
مری آنکھوں میں اے ساقی کچھ ایسی مستیاں بھر دے

نہ آمادہ ہوا لائق نمک بھرنے پہ وہ ظالم
دہانِ زخم کہتا رہ گیا بھر دے یہاں بھر دے

میاں عزیز احمد کا مقدمہ سشن سپرد ہو گا

قبل ازیں یہ خبر درج کی گئی تھی کہ میاں عزیز احمد کے مقدمہ اقدام قتل میں صفائی کی شہادت کے لئے ۱۴ اگست کی تاریخ مقرر ہوئی ۔ لیکن بعد کی خبر ہے ۔ کہ ۱۳ اگست کو گورداسپور کے ہسپتال میں بوجہ منشی فخر الدین صاحب ملتانی کے فوت ہو جانے کے شہادت صفائی جو ملزم [illegible]

253

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۹ جمادی الثانی ۱۳۵۶ھ

پنجاب کی فضا پُرامن بنانے کیلئے حکومت کی اخبارات سے اپیل

حکومتِ پنجاب اپنے صوبہ کی فضا کو پُرامن بنانے کے لئے جو خواہش رکھتی ہے۔ وہ قابلِ تعریف ہے۔ اور اس کے لئے جو کوشش کر رہی ہے۔ اس میں ہر محبِ وطن کو حصہ لینا چاہیئے۔ چونکہ لوگوں کے خیالات پر سب سے زیادہ اثر ڈالنے والے اخبارات ہیں۔ اس لئے حکومتِ پنجاب کئی بار اخبارات سے خواہش ظاہر کر چکی ہے۔ کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے افعال سے محترز رہیں۔ اور پُرامن فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ حکومت کے اس اعلان سے جو اس نے حال میں کیا ہے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اس کی کوشش ایک حد تک تو بارآور ہوئی ہے۔ لیکن پوری طرح ابھی تک کامیاب نہیں ہوئی۔ چنانچہ اعلان میں لکھا ہے:-

"حکومتِ پنجاب نے صوبہ ہذا کے اخبارات کو وقتاً فوقتاً اپیل کی ہے۔ کہ وہ مختلف اقوام کے مابین اچھے تعلقات پیدا کریں۔ اور کسی ایسے فعل سے محترز رہیں۔ جس سے فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہونے کا احتمال ہو۔ اس ضمن میں بعض اخباروں نے جو امداد کی ہے۔ حکومت کو مسرت کے ساتھ اس کا اعتراف ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسے سخت افسوس ہے۔ کہ دوسرے اخباروں کی طرف سے دیدہ دانستہ اور مسلسل طور پر اس قسم کی مہم جاری رہی۔ اور ہنوز جاری ہے جس سے فرقہ وارانہ تلخی مشتعل اور تیز تر ہو۔ یہ مہم کسی ایک قوم کے اخبارات تک محدود نہیں۔ بلکہ اس میں مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں کے بعض اخبارات شریک ہیں"

اس کے بعد لکھا ہے:- "اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ حکومت کا کام زیادہ مشکل ہو جائے۔ جس نے حتی الامکان فرقہ وارانہ تفرقات کو مٹانے۔ اور مختلف قوموں اور جماعتوں کے مابین دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کا عہد کر رکھا ہے۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی نے ۲۲ جولائی ۱۹۳۷ء کو متفقہ طور پر جو قرارداد پاس کی۔ اس کے متعلق دورانِ بحث میں قریباً ہر ایک مقرر نے اسی حقیقت کے احساس سے متاثر ہو کر حکومت سے یہ سفارش کی کہ بعض گمراہ اخبار جس خرابی کو پیدا کر رہے ہیں۔ اس کے انسداد کے واسطے ضروری تدابیر اختیار کی جائیں۔ حکومتِ پنجاب کی یہ خواہش ہے۔ کہ اگر ممکن ہو۔ تو یہ نتیجہ اخباراتِ صوبہ کے رضاکارانہ اشتراکِ عمل سے مترتب کیا جائے۔ اور وہ پھر اپیل کرتی ہے کہ اخبار اس معاملہ میں اس کی پوری امداد کریں۔ اگر ایسا نہ ہوا۔ تو صوبہ کے امن و ترقی کی خاطر حکومت کے لئے ان اختیارات کو فوراً استعمال کرنا ضروری ہو گا۔ جو اس خرابی کے انسداد کے لئے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ از رُوئے قانون اسے حاصل ہیں"

اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت نے فرقہ وارانہ تلخی اور ناچاقی کو دُور کرنے کے لئے اخبارات کا تعاون حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ طریق اختیار کیا ہے لیکن اگر اس میں کامیابی نہ ہوئی۔ تو حکومت قانون کو حرکت میں لانے سے بھی دریغ نہ کرے گی۔ ان حالات میں کیا ہی اچھا ہو۔ کہ اخبارات اپنے طریق عمل سے یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ اپنے صوبہ کی فضا کو پُرامن بنانے میں حکومت سے کم خواہش مند نہیں۔ اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں:۔

اگرچہ فرقہ وارانہ کشیدگی کے پیدا ہونے کے اور بھی کئی ایک چھوٹے موٹے اسباب رونما ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن اگر دو باتوں کی ہر مذہب و ملت کے اخبارات تلقین کرتے رہیں۔ تو موجودہ حالات میں نہایت خوشگوار تغیر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو نہ صرف حکومت کے لئے باعثِ تسکین اور اطمینان ہو سکتا ہے۔ بلکہ اہلِ ملک کے لئے بھی کئی رنگوں میں مفید اور نفع بخش بن سکتا ہے:۔

اس سلسلہ میں پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی فرقہ کے مذہبی امور میں دوسرے فرقوں کے لوگ دخل نہ دیں۔ یعنی ہر ایک کو اپنے مذہبی احکام پر عمل کرنے کی کھلی اجازت ہو یہ نہ ہو۔ کہ کوئی فرقہ اپنی کثرت کی وجہ سے اپنے تمول اور رسوخ کی وجہ سے کسی کے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں خواہ مخواہ مداخلت کرے۔ اور ان میں روکاوٹ ڈالے۔ ہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اگر کوئی ایسا فعل جو ایک فریق کے مذہب میں تو روا ہے لیکن دوسرا فریق اسے جائز نہیں سمجھتا تو اس کی ادائیگی میں ہر ممکن احتیاط کرنی چاہیئے۔ تاکہ دُوسرے فریق کے جذبات اور احساسات کو صدمہ نہ پہونچے مثلاً مسلمانوں کے لئے از رُوئے اسلام گائے ذبح کرنا جائز ہے۔ لیکن ہندو صاحبان اس کو فعلِ ممنوع سمجھتے ہیں۔ اس بارے میں مسلمانوں کا فرض ہونا چاہیئے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ اس فعل کو پوشیدہ رکھیں اسی طرح ہندو صاحبان گانا بجانا عبادت میں شامل سمجھتے ہیں۔ مگر مسلمان گوارا نہیں کرتے کہ جب وہ مسجد میں نماز ادا کر رہے ہوں تو مسجد کے پاس باجا بجایا جائے۔ یا کسی قسم کا گانا گایا جائے۔ اس کے متعلق ہندوؤں کو اتنی مہربانی کرنی چاہیئے۔ کہ اوقاتِ نماز میں مسجد کے پاس باجا وغیرہ نہ بجائیں یہی صورت دوسرے معاملات میں اگر اختیار کی جائے۔ تو فرقہ وارانہ فسادات بہت حد تک نابُود ہو جائیں۔ اخبارات کا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے حلقۂ اثر کے لوگوں کی تربیت اس رنگ میں کریں۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی معاملات کے متعلق رواداری سے کام لیں۔ اور خواہ مخواہ کسی کے جذبات مجروح کرنے سے محترز رہیں:۔

دوسری نہایت اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ کسی فرقہ اور قوم کے مذہبی پیشواؤں اور دینی بزرگوں کی کسی رنگ میں ہتک نہ کی جائے۔ بلکہ ہر پہلو سے ان کا اعزاز و اکرام مدنظر رکھا جائے۔ معاصر "پرتاپ" نے اس مسئلہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہُوئے کہ پنجاب میں فرقہ وار کشیدگی کیوں ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ بتائی ہے کہ مسلمانوں میں ایسی بے شمار مثالیں ہیں جبکہ انہوں نے غیر مسلموں کو مذہب کے نام پر قتل کیا۔ مگر اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے کہ اس قسم کے قتل کا سبب ہمیشہ ہندوؤں کی طرف سے پیدا کیا جاتا رہا ہے۔ اور وہ واحد سبب یہی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات بابرکات پر نہایت ناپاک اور اشتعال انگیز حملے کئے جاتے ہیں بے شک یہ درست ہے کہ قانون کو کسی صورت میں اپنے ہاتھ میں لینا جائز نہیں لیکن فطرتِ انسانی کے اس جذبہ سے بھی کون انکار کر سکتا ہے کہ اشتعال وہ کچھ کرا دیتا ہے۔ جو عام حالات میں ممکن نہیں ہوتا۔ اس وقت یہ بحث چھیڑنے کی ضرورت نہیں۔ گزارش صرف یہ ہے۔ کہ مذہبی اور دینی بزرگوں کی ہتک اس قدر خونی حادثات کا باعث بن چکی ہے۔ اور مختلف اقوام میں اس قدر کشیدگی پیدا کر چکی ہے۔ کہ ہر محبِ وطن کو اس کے خلاف پُرزور آواز اٹھانی چاہیئے۔ اور آئندہ کے لئے اس کا کلیۃً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا اسی کو خلیفہ منتخب کرتا ہے جو سب سے بڑھکر متقی ہوتا ہے

اس سے پیشتر "الفضل" مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۷ء میں عرض کر چکا ہوں کہ آیت استخلاف میں اللہ تعالےٰ نے سات باتیں واضح طور پر ذکر فرمائی ہیں۔ جنمیں سے پہلی بات وعدہ استخلاف ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ مومنوں کو خلافت جیسی نعمت سے محروم نہ کرے گا۔ بلکہ یہ نعمت جاری رکھیگا۔ اور اس شخص کو یہ خلعت عطا کرے گا۔ جو سب مومنوں سے تقویٰ اللہ اور خشیت اللہ میں بڑھ کر مقام رکھتا ہو

خلافت کی قسمیں

اب میں دوسرے وعدہ کا مختصر ذکر کرتا ہوں۔ جو ان الفاظ میں ہے کما استخلف الذین من قبلھم یعنے اللہ تعالےٰ جو آئندہ خلافت قائم کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ وہ اسی سنت اور طریقہ کے ماتحت ہوگی۔ جو ہمیشہ سے دنیا میں جاری ہے۔ اس الٰہی حکم کے متعلق قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پانچ قسم کی خلافتیں ہوتی ہیں۔ اول الٰہی خلافت جو مشتمل بر نبوت ہو۔ یعنے ایک ہی شخص کو اللہ تعالےٰ نبی بھی بنائے۔ اور اسی کو خلیفہ کا لقب بھی عطا فرمائے۔ مثلاً حضرت آدم علیہ السلام نبی بھی تھے۔ اور خلیفہ بھی جیسا کہ فرمایا انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ نیز حضرت داود ؑ جیسا کہ فرمایا یاداود انا جعلناک خلیفہ

دوسری خلافت وہ ہوتی رہی ہے جس کے ساتھ نبوت تو نہ تھی۔ بلکہ نبی کے بعد اس کا قائمقام اور جانشین مقرر کیا جاتا۔ جیسے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ تھے۔

تیسری خلافت عام مومنوں کی خلافت ہوتی رہی ہے۔ یعنے ایک نبی کی جماعت گزشتہ نبی کی جماعت کی قائمقام اور اس کی ہمرنگ کر دی جاتی۔ وہ ان نیکیاں اور تعلیم کی وارث بنتی جو پہلے نبی کے ذریعہ قائم کی جاتی۔

چوتھی خلافت یہ ہے۔ کہ جب کوئی قوم نبی کے مقابل پر برسرپیکار ہو تو اس کے املاک وغیرہ کو موجود الوقت نبی کی جماعت کو وارث کر دیا جاتا ہے جیسے حضرت ہود اور حضرت صالح علیہما السلام کی قوموں کو مخاطب کرتے ہوئے خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم یعنے کیا تم شکر نہیں کرتے۔ کہ پہلی قوموں کا تم کو وارث بنایا گیا اور تم ان کے خلیفے ہوئے

پانچویں، خلافت کفار کی خلافت ہوتی ہے یہ اس طرح پر کہ ایک قوم نبی پر ایمان لاتی ہے۔ اس کی تعلیم کو دنیا میں پھیلاتی ہے۔ مگر بعد میں گمراہ ہو جاتی ہے۔ اور اصل تعلیم کو بگاڑ دیتی ہے۔ جیسے فخلف من بعدھم خلف ورثوا الکتاب یاخذون عرض ھذا الادنی سے ظاہر ہے۔

آیت استخلاف کے وعدہ کا ایفا

آیت استخلاف میں جو آئندہ خلافتیں قائم کرنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اس کے صرف دو پہلو ہو سکتے ہیں۔ اول یہ کہ اس وعدہ کو عام رنگ دے دیا جائے اس لحاظ سے اس وعدہ کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی مذکورہ قسم کی خلافتیں دنیا میں وقتاً فوقتاً قائم کرتا رہے گا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پانچ قسم کی خلافتوں کا قیام جو ممکن تھا وہ بھی پورا ہوا۔ اور آئندہ بھی پورا ہوتا رہے گا۔

پھر اگر اس وعدہ عظیمہ کو آیت کے مقتضا کے مطابق صرف اسلامی اصطلاح تک ہی محدود رکھا جائے۔ تو اس دوسرے پہلو کے لحاظ سے اس وعدہ الٰہیہ کو دو قسم کی خلافتوں تک محدود کرنا پڑیگا یعنے ایک خلافت جو اپنے ساتھ شان نبوت رکھتی ہو۔ اور دوسری خلافت جو کسی نبی کی نیابت میں ملتی ہو۔ مگر شان نبوت ساتھ نہ ہو۔

ان دونوں خلافتوں میں ایک بڑا فرق یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ خلافت جو نبوت پر مشتمل ہو۔ وہ الہاماً عطا کی جاتی ہے اور ایسے خلیفہ کو اللہ تعالےٰ اس منصب جلیلہ پر اپنی پاک وحی سے کھڑا کرتا ہے۔ مگر خلافت نبوت اسکے لئے ضروری نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنی وحی کے ذریعہ خلافت عطا فرماوے۔ بلکہ اس کے لئے قاعدہ یہ ہے۔ کہ جب کوئی نبی فوت ہو۔ تو اس کی پاک جماعت کے پاکیزہ قلوب کو خدا تعالےٰ کسی ایسے شخص کی طرف مائل کر دیتا ہے۔ جو اس کے نزدیک اور اس کی پاک جماعت کے نزدیک سب سے افضل سب سے اعلےٰ اور سب سے بڑھ کر متقی ہو۔

نبی کے بعد خلیفہ کا انتخاب

تمام مسلمانوں کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ان دونوں قسم کی خلافتوں کو خدا تعالےٰ اپنی طرف سے قائم کردہ خلافتیں قرار دیتا ہے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ باوجودیکہ جماعت مومنین کے انتخاب کردہ تھے۔ پھر بھی وہ برحق اور خدا کے قائم کردہ خلیفے یقین کئے جاتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنے اپنے وقت پر اپنے زمانہ کے تمام مومنوں سے عند اللہ و عند المومنین بڑھ کر متقی اور صالح اور پاکیزہ تھے۔ چنانچہ علاوہ قرآن کریم اور احادیث کی شہادتوں سے بھی یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ خلفاء اپنے زمانہ کے مومنوں سے بڑھ کر متقی اور نیک تھے چنانچہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۵ میں لکھا ہے قیل لعلی الا تستخلف علینا قال ما استخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاستخلف۔ ولکن ان یرد اللہ بالناس خیرا فسیجمعھم بعدی علی خیرھم کما جمعھم بعد نبیھم علی خیرھم۔ یعنے حضرت علیؓ سے کہا گیا۔ کہ آپ ہمارا کوئی خلیفہ مقرر فرمادیں۔ تو حضرت علیؓ نے جواب دیا۔ کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا خلیفہ خود مقرر نہیں فرمایا تھا۔ تو میں کیوں مقرر کروں۔ اگر اللہ تعالےٰ کو تمہاری بہتری منظور ہوئی۔ تو آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ میرے بعد کسی ایسے شخص کے ہاتھ پر جمع کر دے گا۔ جو آپ میں سے سب سے بہتر اور افضل ہوگا۔ جیسا کہ وہ آج تک آپ لوگوں کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے اعلےٰ اور افضل اور بہتر آدمی کے ہاتھ پر جمع کرتا رہا ہے۔ اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ہمیشہ اللہ تعالےٰ مسند خلافت پر ایسے بندوں کو ہی جگہ دیا کرتا ہے۔ جو اس زمانہ کے تمام مومنوں، متقیوں اور صلحا سے بہتر اور مخلص ہوں۔

اس مضمون کو یہ حوالہ بھی خوب واضح کرتا ہے۔ اجمع اھل السنہ ان افضل الناس بعد رسول اللہ ابوبکر۔ ثم عمر۔ ثم عثمان ثم علی رضوان اللہ عنھم یعنے اس بات پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ تھے۔ ان کے بعد حضرت عمرؓ اور انکے بعد حضرت عثمانؓ اور انکے بعد حضرت علیؓ تمام صحابہ سے افضل تھے۔

حضرت ابوبکرؓ کا انتخاب

گو یہ حوالہ بحیثیت مجموعی سب خلفاء کے افضل ہونے کو کافی طور پر ثابت کرتا ہے مگر میں بتاتا ہوں کہ ہر خلیفہ کے انتخاب کے وقت صحابہ رضوان اللہ عنہم کا اجماع اللہ تعالےٰ کی مشیت خاص کے ماتحت ایسے ہی شخص کے ہاتھ پر ہوتا رہا جو ان سب سے بہتر اور اتقی ہوتا۔

254

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکرؓ مقرر کئے گئے۔ ان کے متعلق تاریخ الخلفاء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:۔

اجمع الناس علی خلافۃ ابی بکر الصدیق وذالک انہ اصطفی الناس بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فلم یجدوا تحت ادیم السماء خیرا من ابی بکر فولوہ رقابھم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام مومنوں کا اجماع حضرت ابوبکر کی خلافت پر ہوا اور یہ اس لئے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات فرمائی۔ تو لوگ بہت لاچار اور مضطر ہوئے۔ کہ اب کس شخص کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جانشین مقرر کریں۔ تب انہوں نے بہت نظر دوڑائی اور اس معاملہ میں بہت تدبر کیا۔ آخر وہ اس نتیجہ پر پہونچے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آسمان کے نیچے تمام روئے زمین پر حضرت ابوبکرؓ سے بہتر اور افضل کوئی صحابی نہیں۔ تب انہوں نے اپنی گردنوں پر آپ کی ولایت کا جوا رکھ لیا۔

اس حوالہ سے جہاں یہ ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسئلہ خلافت کے لئے ایسے ہی شخص کی طرف لوگوں کے قلوب کو مائل کرتا۔ بلکہ ان کو مجبور کر کے لے آتا ہے جو تمام مومنوں کی جماعت میں سب سے بڑھ کر متقی۔ اور سب سے افضل ترین ہو وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبی کی خلافت شخصی ہوتی ہے۔ نہ کہ بطور انجمن اور پارلیمنٹ کے۔ کیونکہ صحابہ یہی فرماتے ہیں۔ کہ ہم نے گردنیں حضرت ابوبکر کے ہاتھ میں دے دیں۔ چنانچہ اس بات کو یہ حوالہ اور بھی نمایاں کر دیتا ہے دیکھو تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۔

لما قبض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نظرنا فی امرنا فوجدنا النبی صلے اللہ علیہ وسلم قد قدم ابابکر فی الصلوٰۃ فرضینا ابابکر یعنی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ تو ہم نے اپنے معاملہ میں خوب غور کیا۔ کہ کس کو اپنا خلیفہ تجویز کریں آخر ہماری نظر اس بات پر ٹھہری۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو اپنی زندگی میں امام الصلوٰۃ مقرر کر کے بتا دیا۔ کہ دینی لحاظ سے میرے بعد یہ تمہارا امام ہے۔ اس واقعہ کو مدنظر رکھ کر ہم نے آپ کو اپنا دنیاوی امام بھی مقرر کر لیا۔ گویا آپ کو اپنا دینی و دنیاوی امام و مطاع قبول کر لیا۔ نماز کی مثال دے کر سمجھا دیا۔ کہ خلیفہ کا جماعت مسلمین میں کیا مقام ہے۔ اور جماعت کا کونسا مقام۔

حضرت عمرؓ کا انتخاب

حضرت ابوبکرؓ کے بعد جب حضرت عمرؓ کا انتخاب ہوا۔ تو بھی آپ کو اتقی و افضل شخص سمجھ کر ہی انتخاب کیا گیا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۶:۔ کہ حضرت ابوبکر جب مرض الموت میں تھے تو آپ نے بڑے بڑے صحابہ کو بلایا۔ اور ان سے آپ کے بعد خلافت کے لائق شخص کے متعلق دریافت کیا۔ ہر ایک نے حضرت عمرؓ کو اعلےٰ اور افضل قرار دیا۔ آخر حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا۔ اللھم علمی بہ ان سریرتہ خیر من علانیتہ و انہ لیس فینا مثلہ۔ یعنی اے خدا تو جانتا ہے۔ کہ میرے نزدیک حضرت عمرؓ کا ظاہر سب سے اچھا ہے۔ مگر ظاہر سے باطن بہت ہی اچھا ہے۔ نیز تمام صحابہ میں ان کے مثل کوئی اور نہیں؛۔

پھر صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے۔ کہ جب حضرت ابوبکرؓ نے تمام صحابہ سے مشورہ طلب کر لیا۔ اور ان کی خلافت کا اقرار کرا لیا تو سب صحابہ کو رخصت فرما کر دعا کی۔ اور علاوہ دیگر امور کے آپ نے خدا کے سامنے اقرار کیا۔ فولیت علیھم خیرھم واقواھم علیھم واحرصھم علی ما ارشدھم یعنی اے خدا میں نے عمرؓ کا انتخاب اس لئے کیا ہے۔ کہ وہ ان سب سے افضل اور سب سے قوی ہے۔ اسی طرح صفحہ ۸۳ پر لکھا ہے:۔

قیل لابی بکر فی مرضہ ماذا تقول لربک وقد ولیت عمر قال اقول لہ ولیت علیھم خیرھم۔ یعنی حضرت ابوبکرؓ سے دریافت کیا گیا۔ کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو جو اپنے بعد خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالےٰ کو کیا جواب دیں گے۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں عرض کروں گا۔ کہ ان سب سے بہتر۔ اور افضل تھا۔ میں نے اس کو ان کا خلیفہ بنایا؛۔

حضرت عثمانؓ کا انتخاب

حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ کو اسی لئے منتخب کیا گیا۔ کہ یہ بھی سب مومنوں سے افضل اور بہتر تھے۔ چنانچہ تاریخ الخلفاء صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے:۔

لما بویع عثمان امیرنا خیر من بقی ولم نال۔ یعنی جب حضرت عثمانؓ امیر المومنین کی بیعت کی گئی۔ جو ان صحابہ میں سے جو حضرت عمرؓ کے بعد موجود تھے۔ سب سے بہتر تھے۔ تو آپ کی اطاعت میں صحابہؓ نے کوئی کوتاہی نہ کی؛۔

حضرت علیؓ کا انتخاب

حضرت علیؓ کے متعلق اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۹ پر لکھا ہے:۔ کہ

جب حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے۔ تو مومنوں نے حضرت علیؓ سے کہا۔ کہ آپ ہماری بیعت قبول کریں۔ مگر حضرت علیؓ نے فرمایا۔ کہ آپ مجھ سے بہتر کسی شخص کی بیعت کریں۔ نیز امام تجویز کرنا تمہارا حق نہیں۔ بلکہ تمام بدری صحابیوں کا کام ہے۔ جس کو وہ خلیفہ تجویز کریں گے۔ وہی خلیفہ ہوگا۔

اس کے بعد تمام کے تمام بدری صحابی حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور سب نے یکزبان ہو کر کہا۔ کہ آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں اور ہماری بیعت قبول کریں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آپ سے بڑھ کر کوئی اور خلافت کا مستحق نہیں ہے۔ تب آپ نے ان کی بیعت قبول کی؛۔

خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میں بتا چکا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کا دوسرا وعدہ یہ تھا۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنی سنت سابقہ کے مطابق خلافت قائم کرے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی سنتِ سابقہ یہ ہے۔ کہ اس نے ایسے ہی شخصوں کو خلعتِ خلافت عطا کی۔ جو اپنے زمانے کے تمام مومنوں سے افضل اور اتقے تھے۔ اس وعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری تھا۔ کہ وہ اپنے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کے لئے بھی ایسے ہی وجودوں کا انتخاب کرتا۔ اور ایسے ہی شخص کی طرف احمدیوں کے قلوب کو جھکا دیتا جو تمام احمدیوں میں سب سے بڑھ کر متقی۔ اور سب سے بہتر ہوتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا؛۔

لیکن اگر یہ کہا جائے۔ کہ پہلے تو خدا تعالےٰ نے بے شک ایسے ہی خلفاء تجویز کئے۔ جو سب سے بہتر ہوتے تھے۔ مگر اب ویسا نہیں ہوا۔ تو یہ اعتراض اپنی ہی بدقسمتی۔ اور بدبختی کا ثبوت ہوگا۔ کیونکہ اس اعتراض سے خدا تعالےٰ کے اس پاکیزہ وعدہ کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جو اس نے ان الفاظِ مبارک میں کیا:۔

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔ کہ وہ آئندہ بھی اپنی سنتِ مستمرہ کے مطابق ہی خلفاء مقرر کرے گا۔ اور سنت مستمرہ یہی ہے۔ کہ خلفاء سب سے بڑھ کر نیک۔ متقی اور پرہیزگار ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہمارے زمانہ کے خلفاء بھی سب سے بڑھ کر متقی۔ سب سے بڑھ کر پاک اور سب سے بڑھ کر مقرب خدا ہوں۔ اور خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ ہمارے خلفاء ایسے ہی ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ تو خدا نے جماعت احمدیہ کے قلوب کو ایک ایسے شخص کے انتخاب کی طرف مائل کر دیا۔ جس کی نسبت خلیفۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے تھے۔ ع

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے

اور اس وقت حسب ذیل اعلان کیا گیا

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلے علےٰ رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد المصطفیٰ وعلی المسیح الموعود خاتم الاولیاء

اما بعد مطابق فرمان حضرت مسیح موعود مندرجہ رسالہ الوصیت ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نور الدین صاحب جو ہم میں سب سے اعلم اور اتقی ہیں اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر سے

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔

خاکساران۔ رحمۃ اللہ۔ سید محمد احسن سید محمد حسین۔ مولوی محمد علی۔ خواجہ کمال الدین مرزا یعقوب بیگ۔ غیر ہم معززین جماعت احمدیہ قریباً ۱۲۰۰ اصحاب موجود تھے" (الحکم ۶ جون ۱۹۰۸ء)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضور کے جانشین حضرت مولوی نور الدین اعظم تمام لوگوں کی نظر میں اتقی اور سب سے اعلےٰ اور خلافت حقہ کے لائق تھے۔

خلافت ثانیہ

گو یہ لوگ جن کے نام اوپر درج کئے گئے ہیں۔ خلافت اولےٰ کے قائل ہو گئے مگر باوجود حضرت خلیفہ اول رضکو اعلےٰ اور اتقی سمجھتے اور یقین کرتے۔ اور لوگوں کو یقین دلانے میں صف اول میں کھڑے ہونے کے پھر بعد میں اندر ہی اندر خلافت اولےٰ کے دشمن ہو گئے آخر جب حضرت خلیفۂ اول نے وفات پائی۔ تو آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے بعد جماعت کی نظریں منصب خلافت کے لئے اس شخص پر پڑیں۔ جو سب سے اعلےٰ اتقی اور مستحق خلافت تھے یعنے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ حضرت خلیفۂ اول رضنے وصیت فرمائی تھی۔ "میرا جانشین متقی ہو۔ ہر دلعزیز۔ عالم باعمل حضرت صاحب کے پرانے اور نئے احباب سے سلوک۔ چشم پوشی درگزر کو کام میں لاوے۔ میں سب کا خیر خواہ تھا۔ وہ بھی سب کا خیر خواہ رہے"۔

جب حضرت خلیفہ اول رضنے وفات پائی۔ اور جماعت مسجد نور میں انتخاب خلیفہ کے لئے نہایت قلق اور رقت سے بھرے ہوئے دلوں سے دعائیں کرتی ہوئی اکٹھی ہوئی۔ تو اس کے سامنے حضرت خلیفۂ اول کی وصیت پڑھی گئی اس کے بعد بعض اہم تقاریر ہوئیں۔ سید محمد احسن صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا۔ کہ میں اس وصیت کا مصداق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو سمجھتا ہوں۔۔۔۔ ذریت طیبہ کے متعلق آیات و دلائل لکھے ہیں۔ جو دس بارہ آیات سے کم نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اس کے متعلق ہیں۔ میں ان کا مصداق صدق دل سے سمجھتا ہوں۔۔۔۔ صحابہ تجہیز و تکفین پر خلیفہ قائم کرنا مقدم جانتے تھے۔ اور میں بھی یہی سمجھتا ہوں۔ پس وصیت کے دو جز ہیں۔ حضرت کا اپنی اولاد کے متعلق۔ دوسرا اپنے جانشین کے متعلق۔ اس کا فیصلہ مقدم ہے"۔

آپ نے ابھی اتنی ہی تقریر کی تھی۔ کہ تمام جماعت کے قلوب پر الٰہی تصرف ہوا۔ اور ہر طرف سے جماعت کے احباب نے یکزبان ہو کر کہا کہ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب بیعت لیں۔ اور پروانہ وار حضور کے اردگرد صدق دل اور جاں نثاری کے جذبہ سے جمع ہو گئے۔ اور آپ کی بیعت کر کے آپ کو سب سے اتقی۔ عالم باعمل قرار دے دیا۔

الٰہی خطاب

مضمون کے پہلے حصہ میں یہ بتا چکا ہوں کہ خلافت خواہ مشتمل بر نبوت ہو خواہ محض نبی کی خلافت۔ ہر دو خدا تعالےٰ کا عطیہ اور اسی کا انعام ہوتی ہیں۔ اور یہ اعزازی خطاب کسی شخص کو خدا کی طرف سے ایسی صورت میں عطا ہوتا ہے۔ جبکہ وہ اس کے نزدیک سب سے اعلےٰ اور بزرگ تر ہو۔ اور پھر ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے مقرر کردہ خلیفہ کی عزت اور وقار کو دنیا میں قائم کرے کیا یہ تعجب کا مقام نہیں کہ جب گورنمنٹ کسی کو کوئی خطاب عطا کرے۔ تو اس کی تو رعائت رکھے۔ اور ہر ممکن کوشش سے اس کی تائید کرے۔ اور اس کو کامیاب بنائے اور اس کے مخالفوں کو نیچا دکھائے۔ مگر تمام کامل قدرتوں کا مالک اور غیور خدا کی غیرت معاذ اللہ اس بات کی غیرت رکھے۔ کہ جسکو خلعت خلافت عطا کی ہے اسکو خلافت کی برکات سے متمتع بھی کرے میں اس موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ کا ایک حوالہ پیش کرتا ہوں حضورؑ فرماتے ہیں۔ "اگرچہ انسانوں کیلئے بادشاہوں اور سلاطین وقت سے بھی خطاب ملتے ہیں مگر وہ صرف ایک لفظی خطاب ہوتے ہیں۔ جو بادشاہوں کی مہربانی اور کرم اور شفقت کی وجہ سے یا اور اسباب سے کسی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور بادشاہ اس کے ذمہ وار نہیں ہوتے کہ جو خطاب انہوں نے دیا ہے اس کے مفہوم کے موافق وہ شخص اپنے تئیں ہمیشہ رکھے جسکو ایسا خطاب دیا گیا ہے۔ مثلاً کسی بادشاہ نے کسی کو شیر بہادر کا خطاب دیا۔ تو بادشاہ اس بات کا متکفل نہیں ہو سکتا۔ کہ ایسا شخص ہمیشہ اپنی بہادری دکھلاتا رہے گا۔ بلکہ ممکن ہے ایسا شخص ضعف قلب کی وجہ سے ایک چوہے کی تیز رفتار سے بھی کانپ اٹھتا ہو۔ چہ جائیکہ وہ کسی میدان میں شیر کی طرح بہادری دکھلائے۔ لیکن وہ شخص جسکو خدا تعالےٰ سے شیر بہادر کا خطاب ملے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ درحقیقت بہادر ہی ہو۔ کیونکہ خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے یا دھوکا کھائے یا کسی پولیٹیکل مصلحت سے ایسا خطاب دیدے جس کی نسبت وہ اپنے دل میں جانتا ہے۔ کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں۔ اس لئے یہ بات محقق امر ہے کہ فخر کے لائق وہی خطاب ہے جو خدا کی طرف سے ملتا ہے۔" (تریاق القلوب)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ فرمان پاک ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں جو ایک طرف تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور آپ کے ارشادات پر ایمان لانے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف اس مبارک ہستی کی مخالفت پر کھڑے ہیں۔ جسے ساری جماعت نے سب سے متقی اور پاکباز قرار دیا۔ اللہ تعالےٰ نے تو اپنے پیارے محمود کو اس کے پیدا ہونے سے بھی قبل محمود کہا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر دکھا کر اشارہ کر دیا۔ کہ یہ امام ہوگا۔ اور پھر اس کا مربی ایک نبی اور ایک خلیفہ مقرر فرمایا۔ پھر اسکو خلعت خلافت بھی عطا کیا۔

آخری بات

آخری بات جس کی طرف آیت کا یہ حصہ اشارہ کر رہا ہے یہ ہے۔ کہ جب کبھی کسی خلیفہ کی نسبت کسی قسم کا کوئی اعتراض کسی کے دل میں پیدا ہو۔ اس کو دیکھ لینا چاہیئے کہ آیا ویسا ہی اعتراض ان سے پیشتر خلیفہ پر ہوا تھا یا نہیں اگر ہوا تھا تو معترض سچے تھے یا خلیفہ اگر پہلے معترض سچے تھے۔ تو اب بھی سچے ہونگے۔ اور اگر پہلے معترض جھوٹے اور کمینے اخلاق کے تھے۔ تو اب بھی ویسے ہی ہوں گے۔ خاکسار۔ ابوالبشارت عبدالغفور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

255

واقعات عالم پر نظر

۱۔ حالات عالم کا جائزہ ۲۔ احمدیت پر تازہ حملے ۳۔ حکومت پنجاب کی مشکلات کا حل

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

اکناف عالم کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر طرف بے چینی اور اضطراب کا دور دورہ ہے ایک دوسرے کو کچل دینے میں مصروف ہیں گویا میدان کارزار اندلوسیہ کا دوسرا سال شروع ہے متحاربین نئے سال میں اپنی اپنی فتح کا یقین رکھتے ہوئے مزید کیل کانٹوں سے تیار ہو رہے ہیں۔ اٹلی نے دس اور جرمنی نے ہم نئے ڈویژن فوج کے جنرل فرینکو کی مدد کے لئے بھجوانے تجویز کئے ہیں۔ دونو طاقتوں نے فرانس اور انگلستان کو مرعوب کرنے کے لئے ہسپانیہ کے بحری جنگی ٹھکانوں پر قبضہ جما لیا ہے اور جبل الطارق کے استحکامات بھی جنگی توپوں کی زد میں آ گئے ہیں۔ ان توپوں کے لئے مقابل کے افریقی ساحل پر ایسے چبوترے بنا لئے گئے ہیں جہاں سے قلعہ جبرالٹر اور برطانوی جنگی جہاز ہوشیاری کا نشانہ ہو سکیں۔ وقت گذاری کے لئے ایک دن مصالحت کے پیغام آتے ہیں۔ مگر دوسرے دن لنڈن جرمن اخبار نویسوں کو اور برلن انگریزی نامہ نگار کو ملک بدر کرتا ہے۔ روس اور امریکہ میں جرمنی و فن لینڈ میں دوستانہ عہد و پیمان اور رشتہ مودت و محبت کے بڑھانے کی رسوم عمل میں آئی ہیں۔ طلوع آفتاب کی سرزمین جاپان اور فغفور کی یادگار چین میں اس قدر کشیدگی واقعہ ہو گئی ہے۔ کہ مبصرین کے نزدیک آئندہ جنگ عظیم دیوار چین سے شروع ہوا چاہتی ہے۔ واضح رہے کپلنگ کا مشہور مصرعہ سیاسیات میں غلط ہو رہا ہے۔ کیونکہ جاپان جرمنی۔ اٹلی میں باہمی اتحاد ثلاثہ ہے۔ اور ان کو امریکہ۔ انگلستان۔ روس و فرانس کے اتحاد اربعہ کی پروا نہیں۔ مسلمان ممالک ایران۔ ترکی۔ عراق۔ افغانستان بھی خلافت معاہدہ کی زنجیر میں منسلک ہو چکے ہیں۔ عرب ممالک سعودی عرب۔ یمن شرق اردن میں سمجھوتہ ہے۔ شام و فلسطین ٹیونس و الجیریا میں البانیہ و ابی سینیا میں مغربی طاقتوں کی ریشہ دوانیوں و رقابتوں کے باعث فسادات ہیں۔ جنگ کے لئے سب تیاری کر رہے ہیں۔ مگر بیشتہ صلح کے لئے کوئی تیار نہیں سیاسی دنیا کی تو یہ حالت ہے۔ باقی وہی کالی دھوئیں اور کائیں کائیں اور وہی کڑک دمک اور گھٹائیں وہی آسمان و زمین وہی خاک آگ آب اور ہوائیں اور الست بربکم؟ قالو بلیٰ کی ازلی صدائیں

(۲)

دنیا جد و جہد کی جگہ ہے جن کے رستے سوا ہیں ان کی مشکلات بھی بڑی ہیں۔ ریت میں کھیل آسانی سے گڑ جاتا ہے مگر چٹان میں گاڑنا خوب مقابلہ اور طاقت چاہتا ہے۔ احمدیت پر ایک زمانہ تھا کہ لنڈن کی نسبت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کو "لنڈن کے خواب" کہا جاتا اور جماعت کو ناقابل توجہ و التفات قلیل گروہ سمجھا جاتا تھا۔ مگر خلافت ثانیہ میں جہاں نت نئے دشمنوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ وہاں اللہ کے فرشتے تائید میں بھی کام کر رہے ہیں۔ نئے فتنہ نے دشمنوں کی خفتہ امیدوں میں فرضی جان ڈال دی ہے اور سمجھدار متصور ہونے والے لوگ بچوں کی سی حرکات کر رہے ہیں۔ احراری۔ غیر مبایعین اور تمام حق کی مخالف طاقتیں ایک مرتبہ پھر اجتماعی حملے کرنے کی فکر میں ہیں۔ پیغام صلح کے پرچے تو کثرت سے مومنین کو بھیجے جا رہے ہیں۔ اور ان میں جناب مولوی صاحب امیر غیر مبایعین کے ایسے خطوط شائع ہو رہے ہیں جن کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ کسی نو عمر نے یہ مضمون لکھ کر جناب امیر کی طرف منسوب کر دئے ہیں اور ایک اور اختر صاحب بھی سابق لال حسین اختر کی طرح جناب مولوی محمد علی صاحب کے ناقابل رشک لفٹیننٹ بن رہے ہیں۔ تازہ حملے میں میمنہ میسرہ ہراول عقب اور قلب لشکر پر مبصرانہ نظر ڈالنے اور میدان زمانہ پر کئی سال پیچھے اسپ دوانی کر کے ہم اپنے تئیں مسجد اقصیٰ میں توت کے درخت کے پاس عصر کے وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عین پیچھے کھڑا پاتے ہیں۔ حضرت نے قلم دوات منگوائی ہے۔ اور بیٹھ گئے ہیں قلم کو قرطاس پر جنبش دی۔ اور نور الدین اعظم کے قلب کا نقشہ کاغذ پر ذیل کے الفاظ میں آ گیا۔ "پیغام نے ہم کو پیغام جنگ دیا اپنے نفاق کا بھانڈا پھوڑ دیا" یہ پیغام جنگ قبول کیا گیا۔ اور خلافت محمود میں معرکۃ الآرا جنگ عمل میں آئی ہے جناب مولوی صاحب نے اپنے خطوں میں اپنی جن فتوحات کا ذکر کیا ہے۔ ان کا خلاصہ یہ ہے جس طرح ہمارے آنجہانی دوست ڈاکٹر آرنلڈ مصنف پریچنگ اوف اسلام۔ مسٹر پھر ورڈی ایڈیٹر لائف اوف دی ورلڈ۔ عبداللہ کوئلم اڈیٹر کریسنٹ دا اسلامک ورلڈ اور مشہور مصنف و مقرر مسٹر ڈوسے محمد مسٹر مشیر حسین قدوائی۔ علامہ یوسف علی حافظ غلام سرور۔ عبد الحکیم۔ ابو الفضل شیخ خدا بخش۔ علامہ بلگرامی و مولانا چراغ علی اور جناب سعید احمد وغیرہ نے اپنے اپنے رنگ میں خدمات اسلام کیں اسی طرح چند کھوٹے سکوں پر نہ صرف حضرت مسیح موعود بلکہ متن قرآن عربی کو فروخت کرنے والے مولانا نے خدمت اسلام کی ہے قرآن کا ترجمہ تو قادیان کا علم قادیان کا خرچ قادیان کا۔ مگر نام تنخواہ دار ملازم مصنف کا ہوا۔ اور فتوحات بھی ان کی۔ العجب پھر قرآن اور مسیح موعود دونوں سے ترجمہ سے غائب۔

پس وہ کونسی فتوحات ہیں جن پر ناز ہے؟ کیا کچھ قائم رہنے والا بنایا ہے؟ انشاء اللہ ہم تفصیل سے عرض کریں گے کہ خلافت محمود میں احمدیت نے وہ ہمیشہ قائم رہنے والی فتوحات حاصل کی ہیں جو اپنی نظیر آپ ہیں۔ اصل فتح سلسلہ کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ کاش خدا کا خوف ہوتا اور احمدیت پر تازہ حملے میں امیر و رفقاء حق پوشی کی بجائے اصول و انصاف سے کام لیتے۔ مگر مقدر یہی ہے اور نوشتہ یہی ہے۔ پنجاب کا فرات راوی ہے اور تاریخ اعادہ کر رہی ہے اور ہم جانتے ہیں کہ سابقہ حملوں کی طرح تازہ حملے کا کیا نتیجہ ہوگا۔ ؎

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی اک دن دیکھنا
میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

اطلاع

اردو خلاصہ صدرا از جناب قاضی محمد زاہد صاحب فاضل دیوبند۔ قیمت ۱۲/
اردو خلاصہ شرح نخبۃ الفکر از حاجی فضل کریم منشی فاضل مولوی فاضل ۵/ ۔۔
" " معقول " " ۸/
اردو خلاصہ شمس البازغہ تا بحث حرکت از مولانا محمد صاحب فاضل دیوبند مولوی فاضل منشی فاضل ۵/
اکمل التوضیح اور حل تصریح شرح تشریح ۵/
علاوہ ازیں کتب نصاب امتحان مولوی۔ مولوی عالم۔ مولوی فاضل۔ منشی۔ منشی عالم منشی فاضل۔ ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل پنجاب یونیورسٹی مع کتب امدادی عمدہ و با رعایت خریدیں۔ نیازمندان شیخ جان محمد اللہ بخش تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳)

سر سکندر حیات کی حکومت ہندوستان کے تمام صوبجات کی دستوری حکومتوں میں سے زیادہ قائم مقام قومی حکومت ہے۔

اور وزرائے پنجاب نے اپنی چندروزہ حکومت میں جس بیدار مغزی کا ثبوت دیا ہے۔ وہ ان کی نیک دلی اور فرض شناسی کا ثبوت ہے۔ پنجاب نے نہ کھدر کا سوانگ بھر کرا مچندر جی کے بن باس کا نقشہ کھینچا ہے۔ نہ زمین پر بیٹھکر سادھو جی کا بھروپ دھارا ہے نہ پرنتو کنتو کی کتھا کر کے ترقی کی رتھ کے پہیے کو پیچھے دھکیلا ہے۔ سیدھی سادی عملی زندگی ہے۔

مگر اس وزارت کے سامنے ابنائے وطن کی طرف سے مشکلات پیش کی جارہی ہیں۔ اور صوبہ کا امن برباد کرنے کے لئے چند بے اصول متلاشیان جاہ قانون شکنی کا ارتکاب کر کے حکومت کو بادل ناخواستہ گوشمالی پر مجبور کر رہے ہیں۔ بالخصوص سکھوں کا ایک گروہ جس کو سردار سندر سنگھ مجیٹھ سے عداوت ہے اور جو پنجاب میں سکھ راج کی واپسی کے خواب دیکھ رہا ہے جتھہ بازی کے مکروہ طریق پر عمل کر رہا ہے۔ اور حکومت اور مسلمان دونوں کو چیلنج دے رہا ہے۔ ہندوؤں کا کانگرسی طبقہ مسلمانوں کا احراری ٹولا اول حکومت کو نیچا دکھانے اور دوم اپنا کاسہ گدائی بھرنے کے لئے اس سکھ احراری منڈلی کی پشت پناہ ہے۔ علاوہ ازیں مہا سبھائی ہندو مسلمانوں کی مخالفت کے باعث مورچہ بند خالصہ سورماؤں کی حمایت پر ہیں۔ مگر ان سب سے بڑھکر گوردوارہ کمیٹی کا قابل اعتراض طرز عمل ہے جو مذہبی فنڈ کو سیاسیات اور منافرت افزا امن سوز سیاسیات اور جتھہ باز رضا کاروں پر صرف کرتی ہے۔ گوردوارے متعرض میں روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ قومی حکومت کی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔ اس نے ان مشکلات کا ایک ضروری حل پربندھک کمیٹی کے حسابات کی جانچ گوردوارہ آمد کے محض مذہبی اغراض پر خرچ کئے جانے کا مضبوط قانونی انتظام ہو۔ چونکہ اس سے ۳۰ ہزار رضا کار لشکر جو حکومت کا مقابلہ کرتا م ہے۔ بے کار ہو جائے گا۔ اور صوبہ کا امن محفوظ ہوگا۔ حکومت اس حل کی طرف فوری توجہ فرمائے:

مولوی عمرالدین صاحب شملوی کے چیلنج کا جواب

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وحی وحی نبوت ہے

مولوی عمرالدین صاحب شملوی ۲۶ رجولائی کے پیغام صلح میں راولپنڈی کے مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے بڑے شدومد سے ان الفاظ میں چیلنج کیا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی عالم آئے اور ثابت کرے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وحی کو وحی نبوت قرار دیا ہے۔ میں اب سہ بارہ مولوی اللہ دتا صاحب اور ان کے ہم خیال تمام علماء کو بڑے زور سے بلاتا ہوں کہ وہ نکلیں اور ثابت کر کے دکھادیں کہ مسیح موعود علیہ السلام نے وحی نبوت کا کبھی دعوے کیا۔ مگر ہم جانتے ہیں۔ کہ وہ کبھی ادھر رخ بھی نہ کرینگے"

یا تو یہ شملوی صاحب کا محض تجاہل ہے۔ اور وہ کسی مصلحت کے ماتحت حقیقت کو دانستہ چھپا رہے ہیں۔ یا پھر انکار خلافت کی وجہ سے اولٰئك هم الفسقون کے زمرہ میں شامل ہوکر والله لا يهدى القوم الفسقين کے وعید کے ماتحت اپنی عقل و سمجھ سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ کہ وہی بات جو انہیں تقریباً عرصہ بیس سال تک صحیح نظر آتی رہی اور خود بڑے زور سے اہل پیغام کے ساتھ اس پر مناظرات کرتے رہے۔ وہی آج ان کو واہمہ نظر آتی ہے۔

اس حقیقت کے پیش نظر مولوی صاحب کا یہ چیلنج شائستہ اعتنا تو نہیں تاہم مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت کیا جاتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کا یہ ادعا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی "وحی نبوت" نہ تھی محض خیال خام ہے

(۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وحی نبوت اور غیر نبی کی وحی میں یہ فرق بتاتے ہیں

"نبوت کے مکالمے میں کثرت ہوتی ہے۔ اور عام مکالمہ الٰہیہ میں کثرت نہیں ہوتی..... اور نبوت کی وحی اور مکالمہ اور دوسرے لوگوں کے مکالمہ میں فرق کثرت اور کیفیت اور کمیت کا ہوتا ہے۔ پس کثرت اور قلت صفائی اور تکدر کا فرق ثابت کر دیتا۔ کہ مکالمہ نبوت کا کیا ہے اور دوسرا کیا"

(الحکم ۷ رفروری ۱۹۰۳ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ وحی نبوت اور غیر نبی کی وحی میں فرق کثرت اور قلت اور کیفیت اور کمیت کا ہوتا ہے وحی نبوت بلحاظ کیفیت اور کمیت کے کثرت پر مشمول ہوتی ہے۔ اور دوسری وحی کی یہ شان نہیں ہوتی۔

پھر حضور فرماتے ہیں:-

"پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی وحی نبوت ہی ہے۔

(۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحفہ بغداد میں وحی نبوت کی امتیازی شان اس طرح بیان فرماتے ہیں:-

"ان الوحی کما ینزل علی الانبیاء کذالك ینزل علی الاولیاء ولا فرق فی نزول الوحی بین ان یکون نبیًا او ولیًا ولکل حظ من مکالمات الله ومخاطباته علی حسب المدارج نعم لوحی الانبیاء شان اتم واکمل واقوی اقسام وحی وحی رسولنا خاتم النبیین" (تحفہ بغداد صفحہ ۲۰)

یہ حوالہ اولیاء کے مقابل پر انبیاء کی وحی کو اتم اور اکمل بتاتا ہے۔ اور یہی ما بہ الامتیاز نبی اور ولی کی وحی میں قرار دیتا ہے۔

پھر حضور نزول المسیح صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں:-

"اس امت میں بھی وحی یقینی اور قطعی کا وجود ضروری ہے۔ تا یہ امت بجائے افضل الامم ہونے کے اخفر الامم نہ ٹھیرے سو خدا نے آخری زمانہ میں اکمل اور اتم طور پر یہ نمونہ دکھایا"

اس میں حضور نے اپنی وحی کو تمام امت میں سے ممیز قرار دیکر اکمل اور اتم وحی کا دعوے فرمایا ہے۔ پس حضور کی وحی "وحی نبوت" ٹھیری نہ کہ وحی ولائت۔

(۳)

مندرجہ بالا حوالہ تحفہ بغداد سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بلحاظ قوت کے وحی نبوت بھی مختلف مدارج میں منقسم ہے۔ جیسا کہ حوالہ کے آخری الفاظ

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد و چکر دکرنا رہتا ہے۔ کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہیں۔

قیمت مکمل خوراک دو روپے (عہ) محصول ۷ ر کل ۲/۷

میرا پتہ:- ایچ نجم النساء بیگم احمدی شاہدرہ۔ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بتا رہے ہیں۔ کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وحی دوسرے انبیاء کی وحی سے قوی تر ہے۔ بعینہٖ حضور دوسرے انبیاءؑ کے مقابل پر اپنی وحی کے متعلق فرماتے ہیں:

"درحقیقت اکثر انبیاء کے معجزات کی نسبت یہ معجزات اور پیشگوئیاں ہر ایک پہلو سے بہت قوی اور بہت زیادہ ہیں" (نزول المسیح صـ۸۴)

یہ حوالہ واضح طور پر بتا رہا ہے کہ حضور کی وحی نہ صرف وحی نبوت بلکہ اس کی اعلےٰ اور اقوےٰ قسم تھی۔

—— (۴) ——

حضور فرماتے ہیں:۔

اس دعا میں اس انعام کی امید دلائی گئی جو پہلے نبیوں اور رسولوں کو دیا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ ان تمام انعاموں میں سے بزرگ تر انعام وحی یقینی کا انعام ہے" (نزول المسیح صـ۱۰۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی" (حقیقۃ الوحی صـ۶۲)

دونوں حوالوں کے ملانے سے صاف ثابت ہے کہ وہ نعمت وحی یعنی وحی یقینی جو انبیاء کو ملی تھی۔ حضور نے کامل طور اس کو پایا۔ پس حضور کی وحی وحی نبوت بدرجہ اولےٰ ٹھیری

—— (۵) ——

نزول المسیح صفحہ ۸۲ پر حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

"جیسا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی وحی حضرت آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک از قبیل اضغاث احلام و حدیث النفس نہیں ہے۔ ایسا ہی یہ وحی بھی ان شبہات سے پاک منزہ ہے"

اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وحی کو اس قبیل میں گردان کر جس کا سلسلہ آدم سے لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہے۔ منزہ از شکوک و شبہات قرار دے رہے ہیں۔ اور یہ صاف طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضور کی وحی نبوت کی ہی وحی تھی۔

—— (۶) ——

اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۲ پر حضور رقم فرماتے ہیں:۔

"سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جسکو اپنے نبی کریمؐ کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس تک مہلت دی گئی ہے۔

یہاں حضور علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نمونہ وحی اللہ (وحی نبوت) کے تئیس برس تک پانے میں اپنے آپکو مخصوص قرار دے رہے ہیں۔ اب اگر حضور کی وحی کو وحی نبوت نہیں۔ بلکہ وحی ولایت قرار دیا جائے تو لازماً یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ آپ سے پہلے اس امت میں کسی کو وحی ولایت نہیں ہوئی اور یہ محال ہے۔ کیونکہ نبی اولیاء اور محدث اس امت میں گذرے ہیں۔ جن کو خدا کی طرف سے وحی ولایت ہوتی رہی۔ اور تئیس برس کیا اس سے بھی زیادہ وہ اس الہٰی نعمت سے لطف اندوز ہوتے رہے۔ پس جو مستلزم محال وہ بھی محال ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی وحی نبوت تھی۔

—— (۷) ——

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر ۳ میں آیت لو تقول پر اپنی صداقت پرکھتے ہوئے تمام مخالف علما کو پانچسو روپے کا انعامی چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ ایک اور کسی ایسے مدعی کا نام پیش کرے جس نے نبی ہونے کا دعوےٰ کیا ہو اور اپنے دعوے کے بعد باوجود لو تقول کی وعید کے تئیس برس تک زندہ رہا ہو۔ اس کے مقابل مخالفین نے چند ایک نام پیش کئے جن پر نقص وارد کرتے ہوئے حضور لکھتے ہیں۔

"ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے..... بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے۔ جن کو خدا تعالےٰ پر ایمان نہیں" (اربعین نمبر ۴ صـ۱۱ و ۱۲)

یہ حوالہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ لو تقول کی وعید کے ماتحت صداقت پرکھنے کیلئے وحی نبوت کا دعویٰ ازبس ضروری ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام لو تقول کے معیار پر بحث کا تمام انحصار وحی نبوت پر ہی رکھتے ہیں۔ اور پھر اسی لو تقول کی آیت کے ماتحت اپنی صداقت بانگ دہل پیش کر رہے ہیں۔ لہذا صاف طور پر معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام اپنی وحی کو وحی نبوت قرار دیتے ہیں۔ اس کے باوجود یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی وحی کو وحی نبوت قرار نہیں دیا۔ بدترین حماقت اور کوڑ مغزی کا نشان ہے۔

—— (۸) ——

تجلیات الٰہیہ میں حضرت اقدس تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں اس کی قسم کھا کر کہتا ہوں جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا اور پھر اسحٰق سے اور اسمٰعیل سے اور یعقوب سے اور یوسف سے اور موسیٰ سے مسیح ابن مریم سے اور سب کے بعد ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے..... ایسا ہی اس نے مجھے اپنے مکالمہ مخاطبہ کا شرف بخشا" صـ۲۰

یہ حوالہ قطعی اور حتمی طور پر حضرت اقدس کی وحی کو وحی نبوت قرار دے رہا ہے۔ اس میں قابل غور الفاظ "سب کے بعد ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے" ہیں۔ یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ جس وحی کا ذکر ہے وہ وحی نبوت ہے۔ کیونکہ اس کا سلسلہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر انجام پذیر ہوتا ہے۔ اگر وحی ولایت ہوتی تو وہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جاری تھی۔ لیکن "سب کے بعد ہمارے نبی کریم صلعم سے" کے الفاظ وحی ولایت کو کلی طور پر خارج کر رہے ہیں۔ اسی وحی کا دعویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کر رہے ہیں۔ پس حضور کی وحی وحی نبوت ہے اور یہ حوالہ قطعی الدلالت ہے کہ حضرت اقدس کی وحی وحی نبوت تھی۔ اور یہ ایسی تیغ قاطع ہے جو کہ غیر مبائعین کے ادعا کے درخت کو جڑ سے کاٹ رہی ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں۔ ہیں۔ کہ باوجود ان براہین قاطع اور ساطع

ضروری اعلان

مندرجہ ذیل پتہ سے آپ ہر قسم کی ادویات اور ہر قسم کی مرض کے علاج کیلئے استفسار کر سکتے ہیں۔ علاج نہایت احتیاط سے کیا جاتا ہے۔ اور بفضلہ تعالےٰ تجربہ آپ کیلئے تسلی کا موجب ہوگا۔ بطور نمونہ مندرجہ ذیل مرضوں کیلئے دوائی طلب کریں۔ اور بعد آزمائش آئندہ اپنی تکالیف کے علاج کیلئے اسی پتہ پر خط و کتابت کریں۔

دوائے قوت

کمزوری کیلئے یہ دوائی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ نیز دماغی اور اعصابی کمزوری کیلئے بھی بہت مفید ہے۔ انشاء اللہ قیمت فی شیشی للعہ علاوہ محصولڈاک

دوائے بواسیر

لمبے تجربہ کے بعد ثابت ہوا ہے کہ اکثر مریضوں نے بفضلہ تعالےٰ بغیر اپریشن یا کسی مرہم کے استعمال کے اس دوائی کی صرف چند گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ شفا پائی اور

پار ہے ہیں قیمت فی شیشی عـ علاوہ محصولڈاک

دوائے تلی

تلی یا طحال کیلئے نہایت ہی عمدہ دوائی ہے ہمارے ذاتی تجربہ میں بیسیوں مریضوں نے اللہ تعالےٰ کے فضل سے شفا حاصل کی۔ قیمت فی شیشی عـ علاوہ محصولڈاک

دوائے اٹھرا

عورتوں کے حمل جو قبل از تکمیل گر جاتے ہیں اس کیلئے یہ دوائی اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت مفید ہے قیمت فی شیشی عـ علاوہ محصولڈاک

نیز ہر ایک مرض جس میں کوئی دوست مبتلا ہوں اپنی پوری کیفیت لکھکر لفافہ میں ڈالکر بھیجدیں تو انشاء اللہ العزیز دوائی تجویز کر کے بھیجدی جائیگی۔ جو انشاء اللہ فائدہ دیگی۔

پتہ:۔ ہوالشافی دواخانہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہل پیغام کے عجیب و غریب عقائد

قصور میں پچھلے دنوں جماعت احمدیہ اور لاہوری پارٹی کے درمیان تبادلہ خیالات ہوا۔ جس کے متعلق مجھے معلوم ہوا ہے کہ اہل پیغام نے بڑے طمطراق سے مضامین شائع کئے ہیں۔ میں خود پیغام صلح نہیں پڑھتا۔ اور رخصت پر رہنے کی وجہ سے حالات اشاعت مضامین معلوم نہیں ہو سکے۔ اپنے طور پر ضرورت نہ سمجھی گئی تھی۔ کہ سید اختر حسین صاحب کے انوکھے طرز استدلال کا بھانڈا پھوڑا جائے۔ لیکن بعد مطالعہ مضامین مذکورہ تمام گفتگو شائع کر دی جائے گی۔ تاکہ ناظرین صداقت و حقیقت معلوم کر سکیں۔ فی الحال دو باتوں کا ذکر کرتا ہوں۔

۱۔ غیر مبایعین ہمیشہ دھوکہ دیتے رہتے ہیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت کرتے اور آپ پر بطور مسیح و مہدی ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن جس عقیدہ کا اظہار سید اختر حسین صاحب نے بمقام قصور کیا۔ ایسی جرأت شاید غیر احمدی بھی نہ کر سکتے ہوں۔

حاجی عبد القادر صاحب میونسپل کمشنر (غیر احمدی) سے میں گفتگو کر رہا تھا۔ کہ ایک مطالبہ کے جواب میں انہوں نے فرمایا۔ وہ ہر دو فریق قادیانی و لاہوری کو کافر یقین کرتے ہیں۔ میں نے کہا کہ اسی طرح فریقین آپ کو کافر یقین کرتے ہیں۔ سید اختر حسین صاحب نے جھٹ فرمایا "ہم تو کافر نہیں سمجھتے" میں نے سید اختر حسین سے کہا کہ حاجی عبد القادر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہتے ہیں۔ کیا پھر بھی آپ انہیں کافر نہ سمجھیں گے۔ سید صاحب کہنے لگے۔ "نہیں" میں نے پھر سوال کیا "کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والا بھی آپ کے نزدیک کافر نہیں" سید صاحب نے جواب دیا "نہیں۔ مرزا صاحب کو کافر کہنے والے کو بھی ہم کافر نہیں کہتے"۔

یہ ہے غیر مبایع پارٹی کا عقیدہ درباره حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اگر سید اختر حسین صاحب اس واقعہ سے انکار کرنے کی جرأت کریں۔ (جس کی امید نہیں کیونکہ وہ اقرار کر چکے ہیں کہ ان کا عقیدہ یہی ہے) تو میں مندرجہ ذیل دوستوں کو ان کے خلاف گواہ پیش کر سکتا ہوں۔

(۱) جناب شیخ رحمت الٰہی صاحب ایس ڈی او ہائیڈرو الیکٹرک قصور (غیر مبایع) جن کے متعلق سید صاحب نے لکھا ہے کہ ان کو گمراہی میں گرتے گرتے سید صاحب نے بچایا۔ اگر مندرجہ بالا عقیدہ رکھنا گمراہی سے بچنا یا بچانا ہے۔ تو پھر خدا جانے گمراہی کس بلا کا نام ہے۔

(۲) حاجی عبد القادر صاحب میونسپل کمشنر قصور (غیر احمدی) جن کی خاطر اس حد تک منظور تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک تک سے گریز نہ کیا۔

(۳) سید انور منصور صاحب جعفری بی۔ اے (غیر احمدی) سید منزل سیالکوٹ شہر میں نے ایک غیر مبایع صاحب اور دو غیر احمدی صاحبان کے نام پیش کئے ہیں تاکہ سید اختر حسین صاحب اپنے گھر کے گواہوں کی شہادت سے انکار نہ کر سکیں

۲۔ اسی طرح دوران گفتگو میں ہماری طرف سے ایک حوالہ جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر (غیر مبایعین) کا جب پیش کیا جانے لگا۔ تو سید اختر حسین صاحب فوراً تلملا اٹھے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کا حوالہ نہ پیش کیا جاتے۔ میں نے کہا کہ آپ مولوی صاحب کے نام سے اس طرح گھبراتے کیوں ہیں۔ کیا آپ نے ان کی بیعت نہیں کی۔ سید اختر حسین صاحب فرمانے لگے۔ "نہیں ہم نے بیعت نہیں کی" میں سمجھا۔ شاید سید اختر حسین صاحب نے بیعت نہ کی ہو۔ لہذا میں نے ان سے پوچھا "کیا مولوی صاحب آپ کے لئے واجب الاطاعت امیر نہیں ہیں" سید اختر حسین صاحب جھٹ فرمانے لگے۔ "نہیں ہمارے لئے مولوی صاحب واجب الاطاعت امیر نہیں ہیں"۔

میں اس واقعہ کے گواہ بھی شیخ رحمت الٰہی صاحب و سید انور منصور صاحب جعفری بی اے کو پیش کر رہا ہوں۔ چنانچہ اس پر شیخ رحمت الٰہی صاحب نے مجھے علیحدہ ہو کر فرمایا بھی تھا۔ کہ اس جماعت کے سب لوگ اپنا اپنا علیحدہ عقیدہ رکھتے ہیں اور آزاد ہیں۔ کسی کی تقلید نہیں کرتے۔

اس کے علاوہ بعض اور غیر احمدی بھی تھے۔ جن کی شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔

خاکسار:۔ عبد اللہ اگزیکٹو افسر قصور

ایک نشان

ایک شخص محمد گل جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف ایک کتاب میں سخت گالیاں لکھی تھیں۔ کلکتہ میں ٹریم پر چڑھتے وقت ایک لاری کے نیچے پس کر ہلاک ہو گیا ہے۔ یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سخت دشمن تھا۔ ایک ہفتہ ہوا ہے دارجلنگ سے کلکتہ گیا تھا

محمد صدیق دارجلنگ

۵۷ ویں سالگرہ کی خوشی میں رعایت

یکم اگست سے ۳۱ اگست تک تمام ادویات پونی قیمت پر ملیں گی۔ یہاں اصلی قیمتیں درج ہیں

اگر آپ کو ہماری مجرب و آزمودہ دواؤں سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملا۔ تو آج ہی پوسٹ کارڈ بھیج کر فہرست دواخانہ منگا لیں۔ خط لکھتے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے

جوہر عشبہ چوب چینی	شربت مقوی اعصاب	آب حیات خضری	حب دافع جریان و احتلام	نمک سلیمانی	سرمہ ممیرا کرامانی
خون صاف کرنے کی مشہور دوا ہے۔ اصل قیمت تین روپے	مقویات کا شہنشاہ ہے۔ اصل قیمت چار روپیہ	ہر مرض کا سستا گھریلو علاج ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ	اعلیٰ درجہ کا اکسیری اور بے نظیر علاج ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ	ہاضمہ درست کرتا ہے درد شکم بدہضمی کا حکمی علاج ہے۔ اصل قیمت ایک روپیہ	بینائی کو قوت دیتا ہے۔ اصل قیمت فی تولہ دو روپیہ

المشتہر:۔ دواخانہ ڈاکٹر حکیم حاجی غلام نبی زبدۃ الحکماء موچی دروازہ لاہور

257

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"محمود کی آمین"

درِ شاہوار کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم محمود کی آمین جس میں حضور علیہ السلام نے اپنی پاک ذریت کے حق میں دعائیں کی ہیں۔ مولوی ابوالفضل صاحب محمود نے آرٹ پیپر پر عکسی بلاکوں سے طبع کرائی ہے۔ فی نسخہ ۱۰؍ فی ہزار کے حساب سے ابوالفضل صاحب محمود قادیان سے منگائیں۔

تریاق جریان

دھات۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے زیادہ چلنے سے تھک جانا زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مغموم رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کرکے از سر نو جوان خوش رو بنانا اس کا کام ہے۔ معزز دوستو یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائینگے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع التاثیر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں ضرور تجربہ کیجئے اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانے سے پرانا سوزاک بیس سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تا عمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے (عہ) نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

پتہ:۔ حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

ایک منفعت مند تجارت

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد پر روشن ہے کہ صدر انجمن احمدیہ و دیگر مقتدر احباب جماعت نے صوبہ سندھ میں ایک بہت بڑی جائداد زمین کی صورت میں پیدا کر رکھی ہے۔ اور اس کے انتظام کیلئے ایک محکمہ قائم ہے۔ جو سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے نام سے موسوم ہے۔

سنڈیکیٹ مذکور ہر سال دیگر فصلوں کے علاوہ کپاس کی فصل بہت بڑی مقدار میں پیدا کرتی ہے۔ کیونکہ اراضی سندھ اور اس کی آب و ہوا کپاس کی کاشت کے لئے نہایت موزوں ثابت ہوئی ہے۔ امسال بجائے کپاس کے اس کو بیل کر روئی اور بنولوں کی شکل میں فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہوا۔

سنڈیکیٹ نے اس تجربہ کی بنا پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ سندھ میں ایک روئی بیلنے کا کارخانہ قائم کیا جائے اور علاوہ حصہ داران اراضی سندھ کے دوسرے سرمایہ دار دوستوں کو بھی موقعہ دیا جائے کہ ان میں سے جو دوست اپنا روپیہ اس فائدہ مند تجارت پر لگانا چاہتے ہیں۔ وہ اس میں شامل ہو سکیں۔ فی حصہ دس روپے قیمت رکھی گئی ہے۔ جس قدر حصص کوئی دوست خریدنا چاہیں۔ اس کی اطلاع دیں۔ مگر ترجیح ان اصحاب کو دی جائے گی۔ جو کم از کم ایک سو حصص (مالیت ایک ہزار روپے) خرید کرینگے۔ جو دوست بطور حصہ دار فیکٹری مذکور میں شامل ہونا چاہیں۔ وہ جلد میرے ساتھ خط و کتابت کریں اور جتنے حصے خریدنا چاہتے ہوں ان کا روپیہ تیار رکھیں۔ تا فیصلہ ہونے پر فوراً طلب کیا جا سکے۔

فرزند علی عفی عنہ محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ۔ قادیان

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

(دوائی اٹھرا)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پچیش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ ۱۳۱ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی پنجاب بزنس کمپنی لمیٹڈ سرسہ درخواست منجانب سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا معرفت کمشنر انکم ٹیکس صوبہ پنجاب شمالی مغربی سرحدی صوبہ اور دہلی زیر دفعات ۱۶۲ اور ۱۶۳ ایکٹ کمپنی ہائے ہند برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور

تمام متعلقین کو اطلاع

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ سیکرٹری آف سٹیٹ فار انڈیا بذریعہ کمشنر انکم ٹیکس صوبہ پنجاب صوبہ سرحد و دہلی قرضخواہ کمپنی مذکور کی معرفت ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار کمپنی متذکرہ بالا بتاریخ ۸ رجون ۱۹۳۷ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ اور از انجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۲۹ راکتوبر ۱۹۳۷ء کو برائے سماعت پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار زیر ایکٹ مذکور مخالفت کرنا چاہیے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ اٹارنی پیش ہو۔ نیز یہ اطلاع دیجاتی ہے کہ اگر کوئی قرضخواہ یا معاون کمپنی مذکور درخواست مذکور کی نقل لینا چاہے تو وہ عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ راگست ۱۹۳۷ء بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور جاری کیا گیا

مہر عدالت

حسب الحکم کے۔ سی ٹیب
ڈپٹی رجسٹرار

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جموں ۱۴ اگست۔ جموں میں ہڑتال جاری ہے۔ آج ہڑتال کا تیرھواں روز ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج ایک انتباہ شائع کیا۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ کچھ عرصہ سے جموں کے ہندوؤں کی طرف سے ہنگا آرائی جاری ہے اور باوجود دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے جلوس اور جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ لہذا لوگوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر خلاف قانون سرگرمیوں کو بند نہ کیا گیا۔ تو شہر کے مختلف حصوں میں تعزیری پولیس بٹھا دی جائے گی۔ جس کے اخراجات شورش کی ذمہ دار پبلک کو برداشت کرنے ہونگے۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ گذشتہ شام لنڈن کے نواحی علاقہ میں اس قدر شدید طوفان باراں آیا۔ کہ اس کی نظیر گذشتہ سالوں میں نہیں ملتی نصف گھنٹہ کے عرصہ میں بازار بہتے ہوئے دریاؤں کی شکل میں تبدیل ہوگئے۔ ٹرام اور بسیں بند ہوگئیں۔ کئی مقامات پر بجلی گرنے سے نقصان ہوا۔ سلسلہ مواصلات منقطع ہوگیا۔

شنگھائی ۱۵ اگست۔ توپوں کی گرج نے جو گویا جنگ کے از سر نو اجراء کا پیغام دے رہی تھیں۔ سکوت شب کو توڑا۔ اور اس وقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اہالی شہر اس انتظار میں ہیں۔ کہ جاپان کے طیارے کب چینی مورچوں پر حملہ کرتے ہیں۔ جاپان اور چین کے خطوط جنگ ابھی تک غیر متغیر ہیں۔ صرف چینیوں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ انہوں نے جاپی کیانگون کے خطہ میں جاپانیوں کو ایک اہم پل سے بھگا دیا ہے۔

بمبئی ۱۴ اگست۔ کل مسٹر شادی لال لنڈن سے یہاں پہنچے۔ انہوں نے یونائیٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا۔ کہ جونہی وہ اپنے سرکاری فرائض سے سبکدوش ہونگے پبلک زندگی میں داخل ہو جائینگے

امرتسر ۱۴ اگست۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۸ آنے سے ۹ روپے تک سونا ۳۵ روپے ۶ آنے اور چاندی ۵۲ روپے ۶ آنے ہے۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ آج کے ایکسچینج ریٹ حسب ذیل ہیں۔ ایک روپیہ = ۱ شلنگ ۶ $\frac{3}{32}$ پنس۔ پیرس ۱۰۰ روپے = ۹۶۰ فرانک۔ نیو یارک ۱۰۰ ڈالر = ۲۶۷ $\frac{1}{2}$ روپے۔ ہانگ کانگ ۱۰۰ ڈالر = ۸۲ $\frac{3}{4}$ روپیہ۔ شنگھائی ۱۰۰ ڈالر = ۷۹ $\frac{1}{2}$ روپے سنگاپور ۱۰۰ ڈالر = ۱۵۶ روپیہ۔ ٹوکیو ۱۰۰ ین = ۷۷ $\frac{1}{2}$ روپے۔ جاوا ۱۰۰ روپیہ = ۷۶ $\frac{1}{2}$ گلڈر برلن ۱۰۰ روپیہ = ۹۱ مارک۔

شملہ ۱۴ اگست۔ ایک کمیونک مظہر ہے کہ ملک معظم نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ ان کے یوم ولادت کی تقریب سرکاری طور پر ماہ جون کی ابتدائی جمعرات کو منائی جایا کرے گی۔ تاریخ کا اعلان مقررہ دن سے ایک سال قبل دیا جایا کرے گا۔ سنہ ۱۹۳۸ء کے لئے ۹ جون جمعرات کا دن مقرر کیا گیا۔ اس روز عام تعطیل ہوگی۔

لنڈن ۱۴ اگست۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہیل سلاسی سابق شاہ حبشہ پر زور ڈالا جا رہا ہے کہ وہ لنڈن سے چلے جائیں۔ تاکہ برطانیہ اور اطالیہ کے درمیان سمجھوتہ ہو سکے۔ شاہ حبشہ کے مشیران کے فرانس میں پناہ لینے کے خلاف ہیں۔

شنگھائی ۱۴ اگست۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ چین نے اعلان کیا ہے۔ کہ جاپان نے آتش باری میں سبقت کی ہے۔ برطانی اور امریکی افواج کو بین الاقوامی علاقہ کی سرحد پر متعین ہونے کا حکم نافذ ہو چکا ہے۔ تمام جاپانی شہر جو اس علاقہ سے باہر تھے اس کے اندر آ گئے ہیں۔ چینیوں نے مزدوروں کی ایک بھاری تعداد کو خندقیں کھودنے اور بارود اور سامان خورد و نوش کے جمع کرنے پر متعین کر دیا ہے۔

رنگون ۱۴ اگست۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک بحری طیارے کو جو ایراوادی ایئر ویز کی ملکیت ہے۔ رنگون اور ایک دوسرے شہر کے درمیان مسافروں کو لے جایا کرتا تھا۔ آگ لگ گئی آگ لگتے ہی ہوا باز نے اسے دریا میں اتار لیا اور آگ بجھانے کی کوشش کی۔ لیکن ناکام رہا۔ تمام کا تمام طیارہ جل کر راکھ ہو گیا۔ طیارہ میں کوئی مسافر نہ تھا۔ ہوا باز بھی بچ گیا۔

کلکتہ ۱۴ اگست۔ آج دوپہر کے بعد اسیران انڈیمان کی تکالیف کو رفع کرنے اور سیاسی قیدیوں اور نظر بندوں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہوئے طلبا مختلف مقامات سے نکل کر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ اور آل انڈیا "انڈیمان ڈے" منانے کے لئے ایک میل لمبا جلوس مرتب کیا گیا۔ راستہ میں متعدد نوجوان جلوس میں شامل ہو کر تعداد میں اضافہ کرتے رہے۔ بعد کی اطلاع مظہر ہے کہ سہ پہر کے وقت جلوس سٹرونڈرڈ ڈیر ٹاؤن ہال کی طرف ایک جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے جا رہا تھا۔ اور ٹاؤن ہال کے بالکل قریب پہنچ چکا تھا۔ کہ پولیس نے اس پر لاٹھی چارج کر دیا۔ اور ۱۰۰ اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

واردھا گنج ۱۴ اگست۔ پنڈت نہرو۔ مسٹر پٹیل۔ راجن بابو۔ عبدالغفار خان۔ مولانا ابو الکلام آزاد۔ مسٹر شنکر راؤ دیو۔ مسٹر اچھوت پٹوردھن مسٹر کرپلانی۔ اور مسز سروجنی نائیڈو اور صوبوں کے وزرائے اعظموں سے بی۔ جی کھیر۔ سری کرشن سنہا۔ این۔ بی کھارے وہاں پہنچ گئے ہیں۔ ورکنگ کمیٹی کا اجلاس آج صبح ۹ بجے شروع ہوگا گاندھی جی بھی شرکت کریں گے۔ باقی ارکان بھی ایک دن تک پہنچ جائیں گے بعض آج سہ پہر تک ہی آ جائیں گے اجلاس میں وزارتیں قبول کرنے سے جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے اور کانگریسی وزارتوں نے جو کام کیا ہے اس پر غور ہوگا۔ اور اس مسئلہ کو بھی زیر بحث لایا جائے گا۔ کہ آئندہ کانگریسی وزارتوں کی کیا پالیسی ہو۔

مادھو بانی (بہار) ۱۴ اگست یہاں سیلاب کی صورت حالات نازک ہوتی جا رہی ہے۔ کل دریا میں ۱۱ اگست کی نسبت ۶ انچ پانی زیادہ چڑھا ہوا تھا۔ گرد و نواح کے دیہات میں متعدد مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ بہت سے لوگ بے خانماں ہو گئے ہیں اور فاقہ کشی کر رہے ہیں ایک ہزار کے قریب مادھو بانی میں پناہ گزین ہیں۔ پانی مادھو بانی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

جموں ۱۴ اگست۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جموں نے بعض ایسے شہریوں کو جن کے متعلق معلوم ہوا تھا۔ کہ انہوں نے مفسدہ پرداز اشخاص کے لئے جن کی سرگرمیوں نے جموں کا امن خطرہ میں ڈال دیا ہے۔ ایک لنگر جاری کر رکھا ہے نوٹس دیئے ہیں کہ وہ فی الفور اس قسم کا لنگر بند کر دیں۔ اور ایک ماہ تک اسے دوبارہ جاری نہ کریں۔ آج دو جتھوں کو جو دس اشخاص پر مشتمل تھے۔ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے پر گرفتار کر لیا گیا ہے

راولپنڈی ۱۴ اگست ڈپٹی کمشنر بنوں نے پوسٹروں کے ذریعہ سے باشندوں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر ان میں سے کوئی وزیری قبائل کو سامان خورد و نوش بھیجتا ہوا پکڑا گیا۔ تو اسے ۶ ماہ قید اور ایک ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی جائیگی

کیمبلپور ۱۴ اگست۔ وزنل نالہ کی ستیہ گرہ کے سلسلہ میں آج مسٹر سٹی مجسٹریٹ نے دو سکھوں کو چار چار ماہ قید با مشقت کی سزا دی۔ ایک کنسٹیبل نے بطور گواہ استغاثہ بیان دیتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں گرفتار نہ کیا جاتا تو فساد ہونے کا خدشہ تھا۔ اس نے مزید کہا کہ ملزموں نے مسلمان عورتوں کو جو وہاں نہا رہی تھیں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی